سید محمد وکیل شاہ

شاہ جی، ابراہم لنکن اور پاکستان

ملتان میں حضرت امیر شریعت تادمِ واپسیں جس مکان میں رونق افروز رہے آپ کا معمول یہی رہا کہ بیشتر وقت "بیٹھک" میں گزارتے۔ بیٹھک کے مقابل کے مکان میں ایک عرصہ کوئی نائب تحصیلدار صاحب مقیم رہے اور ان کے ہاں بھی آنے جانے والے کچھ کم نہ تھے۔ سخت گرمیوں میں ایک روز دوپہر کے وقت افسر موصوف کے ایک ملاقاتی ان کی کنڈی کھٹکھٹاتے ہوئے تھک ہار گئے مگر جواب ندارد! شاہ جی نے دیکھا تو بیٹھک میں بلالیا۔ پنکھے کی ہوا میں کچھ دیر بیٹھے رہنے سے اس کے اوسان بحال ہوئے تو اب اس نے نظریں گھما گھما کے بیٹھک کے خستہ و شکستہ درودیوار کا جائزہ لینا شروع کیا۔ شاہ جی اس کے محسوسات بھانپ گئے اور فرمایا "بھئی تم دیکھ کر حیران ہو رہے ہو گے کہ حکومت نے کیسا عالیشان مکان الاٹ کیا ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ مکان کرائے پر حاصل کیا گیا ہے" مخاطب شاہ جی کے لطیف طنز کو پا گیا۔ اور فوراً بولا، ویسے اگر آپ محسوس نہ فرمائیں تو میں ایک بات عرض کروں، اور ادھر سے خوشدلانہ اجازت پا کر کہنے لگا کہ "میرا خیال ہے آپ کے ساتھ ہونا بھی ایسے ہی چاہئیے تھا"

شاہ جی "پھڑک اُٹھے، مخاطب کو گلے لگالیا اور فرمایا" بھئی بہت خوب! سچ تو یہی ہے کہ جب ہم نے ساری زندگی فریقِ مخالف سے کوئی ادھار نہیں رکھا بلکہ کوئی کسر نہیں اٹھا رکھی تو اب اُدھر سے التفات اور عنایات کی توقع۔ چہ معنیٰ دارد؟" اس ساری مکالماتی کارروائی سے ماحول میں بے تکلفی سی پیدا ہو گئی تو بات پاکستان کے سماج اور سرکار کے محاسن اور معائب تک پھیل گئی۔ وہ صاحب کہنے لگے کہ "شاہ جی"! مجھے پاکستان کی صورت حال دیکھ کر ابراہم لنکن یاد آجاتا ہے۔ کہتے ہیں کہ اس کی عادت کچھ ایسی تھی کہ وہ سفارشی حضرات کی دو ٹوک انداز میں حوصلہ شکنی سے بہت کتراتا تھا۔ بلکہ اس کی بجائے سفارشی حضرات کو کسی تمثیلی پیرائے میں ان کا ناجائز موقف باور کرانے کی کوشش کرتا۔ مثلاً ایک دفعہ ابراہم لنکن کو اس کا ایک دوست آکر ملا، اور اپنے ایک دوست کا تعارف کراتے ہوئے ابراہم سے پرزور سفارش کی کہ یار! اسے وزیر بنادو، اس پر ابراہم نے حسبِ معمول اپنے دوست سے کہا کہ مجھے ایک واقعہ یاد آرہا ہے اور وہ کچھ یوں ہے کہ ایک دفعہ ایک بادشاہ نے شکار کا پروگرام بنایا اور وزیراعظم سے کہا کہ نجومی سے زائچہ تیار کراکے بتلاؤ کہ موسم شکار کے لئے سازگار ہے یا نہیں؟ وزیراعظم نے تعمیل ارشاد کی اور اطلاع دی کہ حضور موسم بہت سازگار ہے۔ اب بادشاہ نے مقربین اور مصاحبین کا لاؤ لشکر ترتیب دیا اور سینکڑوں امراء کا یہ قافلہ جنگل کو چل پڑا۔ موسم واقعی خوب تھا۔ مطلع صاف، دھوپ کی تمازت اور تروتازہ سبزہ! اچانک بادشاہ کی نظر ایک دیہاتی پر پڑی جو اپنے گدھے کو بُری طرح پیٹتے ہوئے شہر کو بھگائے لے جارہا تھا۔ بادشاہ نے اس کی اس حرکت پر ناگواری کا اظہار کیا تو ایک وزیر نے لپک کر دیہاتی کو جالیا کہ کیوں بے زبان پر ظلم ڈھاتے ہو۔ دیہاتی نے تنک کر جواب دیا ارے